OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

حلال سیاحت: امکانات ومشکلات کا جائزہ

Halal Tourism Industry; Potential and Prospects

Shohab Khan

Doctoral Candidate Islamic Studies, Department of Islamic Studies, UST, Bannu

Dr Muhammad Fakhar Ud Din

Lecturer, Department of Islamic Studies, UST, Bannu

Abstract

The purpose of this study is to give an overview of the concept of halal tourism and the fulfillment of the needs of Muslim tourists in halal tourism. The purpose of the development of halal tourism is to provide greater convenience for Muslim tourists to still be able to carry out their worship while traveling, showing that the most basic needs that are prioritized to be fulfilled in halal tourism are closely related to the activities of worship. There are at least 6 basic needs that Muslims need in their daily lives including when doing tourist activities, namely the need to purify with water, facilities for worship, halal food, tourist activities that do not conflict with Islamic values, Ramadan services, and recreational facilities/services with privacy. But please note that Muslims have heterogeneity in religious practice and obedience, so that the needs of each individual in traveling basically varies depending on their respective religious practices and obedience, so many parties propose the preparation of guidelines/provisions of minimum standards of needs of Muslim tourists that must be fulfilled.

Keywords: Halal tourism, Islam sharia, Muslim tourist needs.

CC BY

تمہید

مذہب صدیوں سے سفر کی ترقی میں ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ اسلام میں سفر کو عبادت بھی سمجھا جاتا ہے، کیونکہ اس میں ارکانِ اسلام کے فرائض کی ادائیگی کا حکم دیا گیا ہے، حج ایک مخصوص مہینے جبکہ عمرہ کی ادائیگی کیلئے پورا سال مشروع کیا۔ ساتھ ساتھ، عالم اسلام کی نظر میں سفر کا تعلق علم و تعلم کے تصور سے بھی ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پوری دنیا میں پھیل گئے، احسان کا درس دیتے ہیں اور انہیں سچائی پر زندگی گزارنے کی دعوت دیتے ہیں۔ خدا کی تخلیق کے عجائبات پر غور کرنے اور کائنات کی خوبصورتی سے لطف اندوز ہونے کے لیے سفری سرگرمیاں بھی شامل ہیں، ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "عن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا مَرِض العَبد أو سافر كُتِب له مثلُ ما كان يعمل مقيمًا صحيحًا"[1] "جب بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے تو اسے اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا کہ اسے گھر میں اچھے کام کرنے پر ملتا ہے" لہذا یہ انسانی روح کو خدا کی وحدانیت پر پختہ یقین پیدا کرے گا اور انسان کو ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں مدد فراہم کرے گا۔ دین اسلام کے مفہوم میں سیاحت علم و معرفت کے ساتھ ملی ہوئی ہے، اسلام کے ابتدائی دور میں طلب علم اور علم پھیلانے کی غرض سے بڑے عظیم اور قوی قسم کے سیاحتی سفر ہوئے، حتی کہ خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے اپنی مشہور کتاب "الرحلة في طلب الحديث "حدیث کے حصول کے لیے سفر جیسی عظیم کتاب لکھی، جس میں ایک حدیث کے لیے سفر کرنے والوں کے سفر جمع کئے ہیں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: "التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ الْحَامِدُونَ السَّائِحُونَ الرَّاكِعُونَ السَّاجِدونَ الآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنكَرِ وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللّهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ" وہ ایسے ہیں جو توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد و تعریف کرنے والے، روزہ رکھنے، (یا راہ حق میں سفر کرنے والے) رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیک باتوں کی تعلیم دینے والے، اور اللہ کی حدود کا خیال رکھنے والے ہیں، اور ایسے مومنوں کو آپ خوشخبری سنا دیجئے" حلال سیاحت کی بڑھتی ہوئی ضرورت، اہمیت اور طلب کی پیش نظر درج ذیل امورذکرکئے جاتے ہیں۔ حلال سیاحت کاتعارف اسلام کاتصور سیاحت، ضرورت اور نتائج

حلال سیاحت ایک نئی اصطلاح: HALAL TOURISM, THE NEW CONCEPT

دور حاضر میں جہاں دنیا کے فاصلے سمٹ کر ایک گلوبل ویلیج کی حیثیت اختیار کر چکی ہے وہاں بیشتر ممالک میں سیاحت بھی کمائی کا اہم اور بڑا ذریعہ بن چکی ہے۔ حلال فوڈز، حلال بینکنگ اور اس طرح دیگر حلال تصورات کے بعد اب بین الاقوامی سیاحت میں ایک اور لفظ حلال ٹورازم (Halal Tourism) یعنی "حلال سیاحت "کا بھی استعمال تیزی سے بڑھ رہاہے۔ "حلال سیاحت" میں مسلمان سیاحوں کو سیاحت کے لیے وہ موزوں اور پسندیدہ ماحول کی فراہمی یقینی بنائی جاتی ہے جس میں کوئی بھی مسلمان سیاح اپنے عقیدے کے عین مطابق حلال خوراک، شرعی پردہ، عبادت کی سہولیات کے ساتھ مکمل طور پر اپنی سیاحتی سرگرمیوں سے بھرپور انداز میں لطف اندوز ہوسکے۔ دنیا کی معروف امریکی کریڈٹ کارڈ کمپنی" ماسٹر کارڈ اور" حلال ٹرپ (حلال ٹرپ 'ایک ایسا سیاحتی ادارہ ہے، جو اپنے صارفین کے لیے سفر اور قیام کی سہولتوں کا اہتمام کرتے ہوئے 'اسلامی سیاحت' میں مہارت حاصل کر چکا ہے۔) نامی سیاحتی کمپنی کے مشترکہ طور کیے جانے والے ایک تازہ مطالعاتی جائزے کے مطابق "گزشتہ چند برسوں میں بین الاقوامی سطح پر" حلال

سیاحت" کے رجحان میں زبردست اضافہ دیکھا گیا ہے۔ دنیا کے بہت سے ممالک میں ہوائی اڈوں، ریستورانوں اور ہوٹلوں میں" حلال سیاحت " کے لیئے ضروری خیال کی جانے والی سہولیات اور سروسز مہیا کرنے کو ترجیح دی جانے لگی ہے۔مثلاً برطانیہ، جرمنی، فرانس، سوئزرلینڈ سمیت بہت سے ممالک میں اہم سفری یا سیاحتی مقامات پر مسلمانوں کے لیے نماز پڑھنے کی سہولت، قرآن پاک کی فراہمی، خواتین و مردوں کے لیئے علیحدہ علیحدہ سوئمنگ پولزاور حلال اشیائے خوراک فروخت کرنے والے ریستورانوں کی تعداد میں خاصا اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ اس جائزے کے مطابق2016ء میں عالمی سیاحت میں" مسلم ٹریول مارکیٹ" کا کُل مالیاتی حجم 156 بلین ڈالر رہا تھا،[2] جس میں نوجوان مسلم سیاحوں کا مالیاتی حصہ 55 بلین ڈالر بنتا تھا۔اس رجحان میں مستقبل میں مزید تیزی کی بھی پیشن گوئی کی گئی ہے اور تخمینہ لگایا ہے کہ2026ء تک مسلمان سیاحوں کی طرف سے سیاحت کے لیے خرچ کی جانے والی رقوم کی مجموعی مالیت 300 بلین ڈالر تک پہنچ جائے گی۔ اس رپورٹ کی اشاعت کے بعد دنیا کے بے شمار بڑے سیاحتی ممالک نے بھی" حلال سیاحت" کو اختیار کرنے پر سنجیدگی سے غوروغوض شروع کردیاہے۔

دراصل حلال سیاحت اسلامی سیاحت کاایک ذیلی جزو سمجھا جاتا ہے جو دوران سفر نہ صرف مسلمانوں بلکہ اُن تمام مسافروں کیلئے چاہے وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں، جو عین اسلامی طریقے سے رہناچاہتے ہیں، خدمات فراہم کئے جاتے ہیں مثلاً دوران سفر ہوائی جہازوں، بحری جہازوں، ریلوں یابسوں میں مردوں کی خدمت کیلئے مرد ملازم جب کہ خواتین کیلئے خواتین ملازم خدمات فراہم کرتی ہیں۔ جن کالباس اوروضع قطع غیر شرعی کی بجائے مکمل اسلامی ہوتا ہے ساتھ ساتھ پنجگانہ باجماعت نماز کیلئے باقاعدہ بروقت جملہ ضروریات اور کوئف فراہم کئے جاتے ہیں، تلاوت کیلئے قرآن مجید کی دستیابی اور مردوخواتین کی بیٹھنے کیلئے علیحدہ علیحدہ سیکشن ہوتے ہیں اس طرح ہوٹلوں اورریسٹورینٹس میں چائے یاپینے کیلئے اُن جانوروں کا دودھ پیش کیاجاتاہے جن کااستعمال اسلام میں جائزہے کھانوں میں اُن جانوروں کا گوشت جن کااسلامی نقطہ نگاہ سے کھاناہواوروہ عین اسلامی طریقے سے ذبح کیاگیاہو، کاگوشت پکایااور پیش کیاجاتاہے اس کے علاوہ شراب کی عدم فراہمی، خنزیریادیگر ممنوع جانوروں کا گوشت اوردودھ نہیں دیاجاتا۔رمضان کے آیام میں سحری وافطاری سمیت تراویح کیلئے مناسب انتظامات کئے جاتے ہیں۔

حلال سیاحت کی ضرورت: NEED OF HALAL TOURISM

دین اسلام کے احکامات کاخلاصہ دوباتیں ہیں: ایک حلال اور جائز امور پر عمل اور ان سے استفادہ کرنا، دوسرے حرام اور ناجائز امور سے اجتناب کرنا۔ گویاایک مسلمان کا منہجِ حیات (The way of life) ہی یہی ہے کہ وہ حلال کواختیار کرے اور حرام سے بچے۔ آیاتِ قرآنیہ اور احادیث نبویہ میں حلال و حرام سے متعلق بہت بڑاذخیرہ ہے جس میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال کھانے کی تاکید اور حرام سے بچنے کی تلقین کی ہے۔حدیث شریف میں ارشاد ہے: "طلب الحلال واجب على كل مسلم" حلال طلب کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔ایک جگہ ارشاد فرمایا: "طلب الحلال فريضة بعد الفريضة" "نماز کے بعد بڑافریضہ حلال طلب کرنا ہے۔" دنیابھر میں حلال مصنوعات کی طلب میں بڑی تیزی سے اضافہ ہورہاہے، چنانچہ حلال مصنوعات کاکاروبار نہ صرف اسلامی بلکہ غیر اسلامی ممالک میں بھی پھیل چکا ہے بلکہ حلال غذاؤں، حلال دواؤں، حلال کاسمیٹکس اور حلال گارمنٹس کے بعد اب حلال ٹور اور حلال ہاسپیٹل جیسے تصورات بھی دنیا میں متعارف ہوچکے ہیں۔ حلال کی طرف لوگوں کے اس رجحان کے پیشِ نظر اس وقت دنیابھر میں حلال فوڈمارکیٹ کاحجم 2.3

ٹریلین امریکی ڈالر ہے، اور حلال مارکیٹ صرف ایک ارب 80 کروڑ مسلمانوں تک ہی محدود نہیں رہی، بلکہ صفائی ستھرائی اور حفظانِ صحت کے عالمی معیارات پر پورا اترنے کی وجہ سے اب حلال مصنوعات غیر مسلم صارفین کے لئے بھی دلچسپی اور کشش کا باعث بن گئی ہیں، بلکہ اب حلال مصنوعات کی مارکیٹ ویلیو کو دیکھتے ہوئے غیر مسلم مسلمانوں سے آگے بڑھ کر حلال مصنوعات کی ایکسپورٹ میں حصہ لینے لگے ہیں۔ چنانچہ صرف مڈل ایسٹ میں اس وقت حلال مصنوعات کی ایکسپورٹ میں انڈیا اور برازیل جیسے غیر مسلم ممالک کا حصہ 75 فیصد ہے۔ "نیسلے" ایک ملٹی نیشنل اور غیر مسلم کمپنی ہونے کے باوجود اس وقت یورپ میں حلال خوراک کی سب سے بڑی ڈسٹری بیوٹر ہے۔ نئے مقامات کی دریافت، فرحت انگیز اور خوش کن مناظر، بلندوبالا عمارت، آثار قدیمہ اور تہذیبوں کے مدفن کھنڈرات کے مشاہدہ اور مقدّس مقامات ومذہبی اماکن کی زیارت کا داعیہ فطری ہے۔ اس سے انسان کے تجربات میں اضافہ ہوتا ہے، بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ اسی جذبہ کے تحت سیر وسیاحت کا ہر زمانہ میں رواج رہا ہے، اس طرح ایک مستقل فن "سفر ناموں" اور "رحلات" کی شکل میں سامنے آیا۔ دنیا ان سفر ناموں اور رحلات کے ذریعہ ان تاریخی اسرار ورموز، تہذیب وتمدن اقوام وملل رسم ورواج، مختلف ممالک کے باشندوں کی زندگی کے حالات اور تجربات وغیرہ سے روشناس ہوئی کہ اگر یہ سفر نامے نہ ہوتے، تو کبھی ان کا پتہ بھی نہ چلتا، نہ اس کا سراغ ملتا۔ ابن بطوطہ مغربی (مراکش سے تعلق رکھنے والے ایک مسلمان سیاح)، ابن حوقل اور حکیم ناصر خسرو وغیرہ مسلمانوں میں شہرہ آفاق سیاح گذرے ہیں۔ خود ہندوستان کی تاریخ اور قدیم تمدن کے بیان میں مشہور چینی سیاح ہیان جیونگ (606ء میں پیدا ہونے والا چینی سیاح) کو دستاویزی حیثیت حاصل ہے۔ عصر حاضر میں، سیاحت انسانی زندگی کا لازمی جزو بن چکی ہے، لیکن تفریح کے بہت سارے مواقع انسان کو مذہبی اقدار سے ہٹاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایک مذہبی شخص ایسی جگہ دیکھنے سے گریز کرتا ہے جو اسلامی تعلیمات کے منافی ہے۔ لہٰذا وہ ایسی سیاحت کی تلاش کرتا ہے جہاں اسے اور اس کے اہل خانہ کو اسلامی اقدار کے مطابق ماحول مل سکے۔ سیر وسیاحت کے مقاصد میں جہاں عبرت حاصل کرنا ہے، وہاں یہ تفریح کا سامان بھی ہوتی ہے۔ وہ اس تلاش میں ہوتا ہے کہ وہ جہاں سیاحت پر جائے وہاں اسے ایسا ماحول ملے جو اسلامی شروط وآداب کے مطابق ہو اور مسلمانوں کیلئے مناسب ہو، جہاں اس کے بچوں کی اخلاقی تربیت میں بھی خلل نہ آئے اور ان کی عملی زندگی بھی متاثر نہ ہو۔ جہاں اسے ہوٹل کے مینیو میں حرام گوشت وحرام مشروبات کی بجائے حلال گوشت وحلال مشروبات کی یقین دہانی کروائی جاسکے۔ سوئمنگ پول مردوعورت کے الگ الگ ہوں، ہوٹل سے متصل کلب کی بجائے مسجد بھی ہو، جہاز کی پاکٹ میں قرآن پاک ملے، سکرین پر فلموں اور فحش پروگرام کی بجائے اچھے اسلامی پروگرام دیکھنے کو ملیں۔ اس بڑھتے ہوئے رجحان کے پیش نظر حلال سیاحت کی اصطلاح اور اس کا تصور وجود میں آیا جو آج دنیا میں ایک کامیاب ترین سیاحت تصور کی جاتی ہے۔ یعنی کہ ایسی سیاحت جس کے بنیادی اصول اور مقاصد اسلامی تعلیمات کے مطابق ہوں۔ قابل توجہ بات یہ ہے کہ اسلامی ممالک (مصر، ملائیشیا، ترکی وغیرہ) کے ساتھ ساتھ غیر اسلامی ممالک (انگلینڈ، یوکرائن، فرانس وغیرہ) بھی اسنام سے یا مختلف اور ناموں سے اسلامی سیاحت یا حلال سیاحت پر کام کر رہے ہیں کہ ہوٹل میں شراب ومنہیات وغیرہ کی عدم موجودگی اور مرد وزن کیلئے الگ الگ ساحل سمندر یا فیملی کیلئے الگ اہتمام وغیرہ۔ اس حلال سیاحت کی بدولت یہ ممالک خاطر خواہ معاشی ترقی بھی کر رہے ہیں۔ اسی لئے حلال سیاحت کی ضرورت ہے، جو اسلام کے مطابق ہونا چاہئے۔ حلال سیاحت کسی ملک کی معاشی ترقی میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ: ُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلُ ۚ كَانَ

أَكْثَرُهُم مُّشْرِكِينَ-[3] ترجمہ:"ان سے کہو زمین میں چل پھر کر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا یہ گویا بامقصد سیر و تفریح کا اِذن ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی حیات ہائے مبارکہ میں بھی کثرتِ اسفار کا ذکر ملتاہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے آسمان سے زمین کا سفر کیا۔ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی ایک زمانے تک پانی کے سفر پر رہی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عراق سے فلسطین کا اور پھر متعدد بار حجاز مقدس کا سفر کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سفر کے تذکرے تو قرآن مجید نے بھی تفصیل سے بیان کیے ہیں - اور خاتم الانبیاء محسن انسانیت ﷺ کی سیرت طیبہ کے حالات ہجرت و غزوات کے عنوان سے متعدد اسفار بابرکات سے بھری پڑی ہے۔ پھر کُل آسمانی کتب کا عقیدۂ آخرت بھی ایک لحاظ سے اِس دنیا سے اُس دنیا کا سفر آخریں ہے جو ہر نفس پر لازم ہے۔

حلال سیاحت کی اہمیت: IMPORTANCE OF HALAL TOURISM

حلال سیاحت سب سے زیادہ منافع بخش اور حال ہی میں بڑھنے والے سیاحتی شعبوں میں سے ایک ہے۔ اس میں منازل، کاروبار اور سفر سے متعلق اداروں کی بڑی صلاحیت ہے۔ یہ حالیہ برسوں میں ان مسلمان مسافروں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے پروان چڑھا ہے، جو ایک ہی وقت میں ان کی مذہبی ضروریات کے ساتھ ساتھ اسلامی رسم و رواج، اقدار اور ثقافت کو بھی پورا کرتی ہے۔ ہوٹل حلال کھانا اور مشروبات فراہم کرتا ہے، قرآن کا ایک نسخہ، نماز کی چٹائی (قالین)، ان کے کمروں میں قبلہ کی سمت، کمروں میں فراہم کردہ شیمپو اور صابن کو حلال قرار دیا جاسکتا ہے۔ مذکورہ آیات اور اس مفہوم کی دوسری آیتوں میں غور و فکر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ "سیرو فی الارض" یا سیاحت نہ صرف یہ کہ جائز ہے، بلکہ مطلوب ہے، لیکن یہ سیر بامقصد ہونا چاہیے، "نیک لوگوں" کے علاقوں اور ان کے آثار کو دیکھ کر اسبابِ انعام کی رغبت پیدا ہو، نیکی اور بھلائی کا شوق پیدا ہو۔ اور "نافرمانوں" کے مقامات اور ان کے آثار کو دیکھ اسبابِ غضب سے بچنے کا داعیہ پیدا ہو، قلب میں رقت پیدا ہو۔ ایک مسلمان کی زندگی میں حلال کی بہت اہمیت ہے، اور ان کی زندگی کے تمام اعمال، عبادات اور دعاؤں کی قبولیت کا دارو مدار حلال پر عمل اور حرام سے اجتناب پر منحصر ہے۔ شریعتِ مطہرہ میں حلال کا استعمال اور حرام سے بچنے کی جو اہمیت ہے اس کے پیشِ نظر مسلمانوں کا یہ دینی فریضہ ہے کہ جو چیز بھی استعمال کریں، وہ حلال ہو اور ہر قسم کے شک وشبہ سے پاک ہو، لہٰذا یہ ضروری ہے کہ زیرِ استعمال اشیاء میں حلال و حرام کی تحقیق کریں۔ لہٰذا عصر حاضر میں اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ شرعی نقطہ نظر سے ان معیارات کا جائزہ لیا جائے اور ان شرائط کی درجہ بندی کی جائے کہ کونسی ایسی شرائط ہیں جن کے پورا نہ ہونے سے کوئی چیز حرام ہو سکتی ہے، اور ان پر عمل کرنا شرعاً واجب اور ضروری ہے۔ جبکہ کونسی ایسی شرائط ہیں، جو مباح اور مستحب کے درجے میں ہیں اور ان کو پورا نہ ہونے کی صورت میں چیز حرام نہیں ہوتی۔ اس حوالے سے موجود تشویش کو دور کیا جاسکے اور حلال انڈسٹری اور اس سے متعلقہ معیارات کی شرعی حیثیت کا تعین ہو سکے۔ دین اسلام چونکہ کامل و مکمل شریعت اور اعتدال پسند مذہب ہے، ہر چیز میں میانہ راوی کو پسند کرتا ہے، اسلامی نظام کوئی خشک نظام نہیں؛ جس میں تفریح طبع اور زندہ دلی کی کوئی گنجائش نہ ہو، بلکہ وہ فطرتِ انسانی سے ہم آہنگ اور فطری مقاصد کو بروئے کار لانے والا مذہب ہے۔ اس میں نہ تو خود ساختہ "رہبانیت" کی گنجائش ہے، نہ ہی بے ہنگم تقشف اور جوگ کی اجازت ہے۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں بشمول سیر وسیاحت کے اسلامی شرائط وآداب بالتفصیل بیان کرتا ہے۔ اسلامی سیر وسیاحت جسے عصر حاضر میں حلال سیاحت کا نام دیا جاتا ہے سیاحت کے تمام شرعی آداب وشروط کے تقاضوں کو پورا کرتی ہے اور اسلامی ذہن رکھنے

والے کے ساتھ ساتھ جدید ذہنیت کے مالک کیلئے بھی تفریح نفس کیلئے ایک مفید سیاحت ہے۔ حلال سیاحت کسی ملک کی اقتصادی ترقی میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ جس کا شعور موجودہ معاشرے کی اہم ضرورت ہے۔ مزید یہ کہ حلال سیاحت اسلامی اصولوں پر مبنی سیاحت ہے، جو سب کیلئے یکساں مفید ہے۔ ان کے عمومی شروط وآداب کے ساتھ ساتھ پانچ بنیادی پہلو ہیں: حلال کمائی، ذرائع مواصلات، رہائش، خوراک اور تفریح۔

رسول اللہ ﷺ جب کہیں ایک راستے سے تشریف لے جاتے تو واپسی کے لئے دوسرے راستے کا انتخاب فرماتے تھے، یہ امت کے لئے سبق ہے کہ مشاہدہ کی عادت کو وسعت دی جائے۔ سفر کرنے سے دیگر دنیاؤں کے رازانسان پر آشکار ہوتے ہیں ،وسعتِ نظر اور مطالعاتی ذوق میں اضافہ ہوتا ہے۔ سیاحت کرنے والا انسان قوموں کی تاریخ و جغرافیہ سے آگاہی حاصل کرتا ہے جس کے نتیجے میں جہاں نفسیاتی طور پر اعتمادِ نفسی حاصل ہوتا ہے وہاں قائدانہ صلاحیتوں میں بڑھوتری ہوتی ہے اور انسان جب بھی کسی اجتماعی فیصلہ کے مقام پر پہنچتا ہے تو دنیائے گزشتہ کے اسرار ورموز اور تجربہ ہائے انسانیت اس کے سامنے ہوتے ہیں اور وہ اپنی ملک و قوم وملت کی صحیح تر رہنمائی کرپاتا ہے۔ سیاحت نہ صرف سیر و تفریح اور صحت افزائی کے لیے مفید ہے بلکہ سیاحت سے مقامیں آبادی اور اس ملک کے معیشت کو ترقی ملتی ہے۔ عوام کو روزگار کے مواقع فراہم ہوتے ہیں۔ سیاحت سے مختلف ثقافتوں اور خطے سے تعلق رکھنے والے لوگوں ایک دوسرے کو سمجھنے کا موقع ملتا ہے اور مختلف اچھی چیزیں ایک معاشرے سے دوسرے میں رائج ہو جاتی ہیں۔ اسلام آخرت کی کامیابی کو اساسی حیثیت دیتے ہوئے، تمام دنیاوی مصالح کی بھی رعایت کرتا ہے، اس کی پاکیزہ تعلیمات میں جہاں ایک طرف عقائد، عبادات، معاشرت ومعاملات اور اخلاقیات وآداب کے اہم مسائل پر توجہ مرکوز کی گئی ہے، وہیں زندگی کے لطیف اور نازک پہلوؤں پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ اقوامِ یورپ کی طرح پوری زندگی کو کھیل کود بنادینا اور "زندگی برائے کھیل" کا نظریہ اسلام کے نقطہ نظر سے درست نہیں ہے، بلکہ آداب کی رعایت کرتے ہوئے، اخلاقی حدود میں رہ کر کھیل کود، زندہ دلی، خوش مزاجی اور تفریح کی نہ صرف یہ کہ اجازت ہے، بلکہ بعض اوقات بعض مفید کھیلوں کی حوصلہ افزائی بھی کی گئی ہے۔ اسلام میں سیر و تفریح کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے قرآن مجید میں گذشتہ لوگوں کے آثار وانجام کے مطالعہ اور گوشہ ہائے عالم میں عظمت خدا کے مشاہدہ کے لئے اور اسی کا نام قرآن نے "سیر دانی الارض" رکھا ہے اور کئی ایک آیات میں اس کا حکم دیا ہے۔ مثلاً قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ۔[4] ترجمہ: (اے نبی) ان سے کہیں کہ زمین میں چل پھر کر دیکھو کہ مجرموں کا کیا انجام ہوا۔ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ [5] ترجمہ (اے نبی) کہو کہ زمین میں گھوم پھر کر دیکھو کہ خدا نے کیسے تخلیق کی۔

أَ فَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا۔[6] ترجمہ: کیا یہ لوگ زمین پر چلے پھرے نہیں تاکہ ان کے دل اس سے کچھ عقل حاصل کرتے۔ اِن آیات کی تعلیم یہ ہے کہ یہ معنوی اور روحانی سیاحی اور زمین کی سیر انسان کے دل کو دانائی، آنکھوں کو بینائی اور کان کو سماعت عطا کرتی ہے اور اسے سکوت وجمود سے خلاصی دلاتی ہے۔

2015ء میں دنیامیں مسلم آبادی کا تخمینہ 18 بلین تھا جو کہ دنیا کی آبادی کا تقریباً 24 فیصد ہے۔ اسلام دنیا کے کچھ حصوں جیسا کہ جنوبی ایشیا، وسطی ایشیا، مشرق وسطیٰ، انڈونیشیا اور شمالی افریقہ میں ایک غالب مذہب ہے۔ عیسائیت کے بعد اسلام یورپ کا دوسرا سب سے بڑا مذہب ہے جو 2016 میں یورپ کی آبادی کا 4.9 فی صد تھا جو 2050 تک بڑھ کر 7.4 فی صد ہو جائے گا۔[7] اسلامی سیاحت، سیاحت کی صنعت کے شعبے کی وضاحت کرتی ہے، جس کا مقصد عالمی سیاحت کی صنعت کے

بڑھتے ہوئے طبقے کی نمائندگی کرنے والے شریعت کے قوانین (اسلامی قانون) پر عمل کرنا ہے۔ اسلام ایک مکمل طرزِ زندگی ہے جس کا نتیجہ ایک خدا کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کی حالت ہے جس کے تحت زندگی کے تمام اعمال الہٰی عبادت کی ایک شکل سمجھے جاتے ہیں۔ اسلامی دنیا کا نظریہ اس طرح فطرت میں توحید ہے اور زندگی کے تمام پہلوؤں میں خدا کے شعور کو ایک مقصد کے طور پر برقرار رکھنے پر مشتمل ہے، تاہم عملی لحاظ سے، اسلام میں مذہبی زندگی اور ثقافتی پہلو آپس میں گہرے گہرے گہرے ہو سکتے ہیں اور اس لیے اسلامی سیاحوں کے عالمیں نقطہ نظر اور محرکات کو مذہبی اور ثقافتی دونوں زاویوں سے سمجھنا ضروری ہے۔ اسلامی سیاحتی صنعت کے اندر سیاحتی مقامات کے انتظام کے لیے اس طرح کی بصیرتیں وانتظامات ضروری ہیں۔

عالمی سطح پر حلال سیاحت:

بہت سے بین الاقوامی ہوٹلوں میں حلال کھانا پیش کیا جاتا ہے جہاں کا گوشت ایسے جانوروں کا ہوتا ہے جن کا کھانا اسلامی نقطہ نگاہ سے جائز ہو اور وہ اسلامی طریقے ذبح کیا گیا ہو۔ اسلامی شریعت کی تعلیمات کے برعکس اسلام کا حرام کردہ کسی بھی ناجائز اور حرام مادّے سے پاک ہوتا ہے جیسے سور کا گوشت اور شراب وغیرہ۔ کچھ ہوٹلوں نے ترجمے کی خدمات فراہم کرنے کے لیے عرب نژاد لوگوں کو ملازم رکھا ہے۔ دوسری امداد جو مسلم ممالک کے سیاحوں کو درکار ہو سکتی ہے وہاں کچھ عرب ممالک میں مہنگے ہوٹلوں نے درحقیقت پردہ پوش خواتین کو حلال سیاحت کرنے والی خواتین کی خدمت کیلئے ملازم رکھی ہوئی ہیں

SMIIC اور حلال فاؤنڈیشن:

اسلامی ممالک کی تنظیم (OIC) نے ایک ادارہ قائم کیا جس کو OIC/SMIIC کا نام دیا گیا یعنی The Standards and Metrology Institute for the Islamic Countries

اسلامی ممالک کا ادارہ برائے معیارات ومقیاسیات، اس ادارے کا مرکزی دفتر (Head Office) استنبول ترکی میں ہے۔ جس نے اب تک مختلف معیارات تیار کئے ہیں۔ پاکستان میں حلال فاؤنڈیشن ایک رفاہی یعنی نان پرافٹ میکنگ ادارہ ہے، جس کا صدر دفتر کراچی میں اور ذیلی دفاتر اور نمائندے پاکستان کے تمام صوبوں میں موجود ہیں یہ مفتیان کرام کی نگرانی اور فوڈ سائنٹسٹس کے تعاون سے کام کرنے والا واحد ادارہ ہے جس کے نمائندے پاکستان کے تمام صوبوں میں موجود ہیں۔ حلال فاؤنڈیشن حلال معیارات بنانے والے سرکاری ادارے (P.S.Q.C.A) یعنی پاکستان سٹینڈرڈ اینڈ کوالٹی کنٹرول اتھارٹی سے رابطے میں ہے اور اس کی اسٹریٹجک پارٹنرشپ کے سلسلے میں ساؤتھ افریقہ، ملائشیا، تھائی لینڈ اور یوکے کی عالمی تنظیموں کے ساتھ بات چیت ہو رہی ہے۔ پاکستان میں کھانے پینے اور پہننے کی حلال و حرام چیزوں سے متعلق آگہی ایک اہم مسئلہ ہے۔ دنیا میں جیسے جیسے فاصلے سمٹے ہیں اسی طرح نت نئے مسائل پیدا ہوئے ہیں۔ ان حالات میں ایشیا کا کوئی باشندہ یورپ سے اور یورپ کا کوئی فرد ایشیا سے استعمال کی اشیا منگوائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مسلمانوں میں کھانے پینے اور پہننے کی حلال و حرام چیزیں بہت واضح ہیں، اسی لیے مسلم معاشروں میں آج تک اس کی طرف توجہ نہ دی گئی۔ مگر آج صورت حال بالکل مختلف ہے۔ بہت سے کیمیکل اور مختلف اجزاء کھانے پینے اور پہننے کی اشیا میں استعمال ہوتے ہیں مگر ان اشیا کی جانچ پرکھ کا پاکستان میں کوئی معتبر ادارہ نہیں تھا۔ اسی مقصد کے پیش نظر حلال فاؤنڈیشن قائم کی گئی۔ اس کا مقصد عصرِ حاضر کے چیلنجز کے تناظر میں حلال آگہی کی مربوط اور منظم کوشش کرنا ہے۔ شرعی بنیادوں پر تحقیق ودریافت کو جدید سائنسی بنیادوں پر منظم کرنا اور تحقیقی عمل کو جاری رکھنا، نیز ضروری انتظام کرنا، سہولتیں بہم پہنچانا اور مصنوعات وخدمات کی کیٹگری کے لئے نتیجہ خیز پیشہ ورانہ عمل کو یقینی بنانا اور

شرعی معیارات کا تعین اور نفاذ کر کے تصدیقات جاری کرنا ہے۔ حلال فاؤنڈیشن کا عملہ (S.A.N.H.A) یعنی ساؤتھ افریقن نیشنل حلال اتھارٹی اور (I.H.I Alliance) یعنی انٹر نیشنل حلال انٹگریٹی الائنس سے تربیت یافتہ مفتیانِ کرام کے علاوہ بہترین صلاحیتوں کے حامل پروفیشنل حضرات پر مشتمل ہے۔اس کے علاوہ حلال فاؤنڈیشن نے مفتیانِ کرام پر مشتمل ایک ایسا آزاد نگران شریعہ بورڈ (SHARIAH SUPERVISORY BOARD) بھی تشکیل دیا ہے، جس کی سربراہی مفتی محمد تقی عثمانی کر رہے ہیں۔

نتیجہ

قدرتی تنوع اور مختلف تہذیبوں کی تاریخی باقیات وہ خزانہ ہیں جو پاکستان میں موجود ہے۔ اگرچہ سیاحت مختلف ممالک کی معیشتوں کا ایک اہم جزو بن چکا ہے، لیکن پاکستان میں یہ اب بھی پسماندہ ہے اور شاندار نتائج دینے میں ناکام ہے۔اس آرٹیکل میں ذکر کردہ مختلف عوامل سیاحت کو ایک قابل عمل صنعت اور ہماری قومی معیشت میں آمدنی کے پائیدار ذریعہ کے طور پر ترقی دینے میں بڑی رکاوٹ ہیں۔ آمدنی اور روزگار پیدا کرنے میں اس صنعت کے فوائد کے بارے میں ریاستی سطح پر احساس کی ضرورت ہے۔ غیر ملکی مسافروں کا اعتماد حاصل کرنے کے لیے پاکستان کو امن و امان کی صورتحال بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔ غیر ملکی سیاحوں کو راغب کرنے کے حوالے سے معروف ٹریول کمپنی "وائلڈ فرنٹیئرز" نے گزشتہ سال پاکستان کو سیاحت کیلئے نمبر ون ملک قرار دیا تھا[8]۔ اِس طرح امریکا میں قائم لائف اسٹائل اینڈ لگژری پبلی کیشن نے بھی پاکستان کی 2020 میں یکساں درجہ بندی کی تھی۔ اِس حوالے سے پاکستان ایک خوش قسمت ملک ہے کہ جہاں قدرتی خوبصورتی کے ساتھ ساتھ مذہبی سیاحت کے بھی وسیع مواقع موجود ہیں۔ سکھ برادری کے پانچ اہم ترین مذہبی مقامات پاکستانی پنجاب میں واقع ہیں ساتھ ساتھ بدھ مت مذہب کے بانیوں کے وافر مقدار میں آثارات اپنے اصلی حالات میں موجود ہیں جہاں ہر سال کافی زیادہ تعداد میں بدھ مذہب کے پیروکار عبادت کیلئے آتے ہیں۔

Refrences

[1] *Bukhari, Muhammad Bin Ismail, Sahih Bukhari(Beirut: Dar ul hadith, 1408AH) Hadith #2996*

[2] *https://www.express.pk/story/2154088/6/ accessed on 13/04/2022*

[3] *Al-Anaam, 06:11*

[4] *Al-namal,, 27:69*

[5] *Al-Ankaboot ,29:20*

[6] *Al-Hajj,22:46*

[7] *Pew Research Center, 2017b*

[8] *https://dailyjang.com.pk/news/1026135,accessed on 24/02/2021*